احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 29 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 29 دسمبر 2003ء 5 ذیقعد 1424 ہجری-29 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 294

خدمت کے مواقع کی تلاش

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلام کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ آپ نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا۔ یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر فرمایا اے بچے کھال اس طرح اتارا کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الذبائح باب السلخ حدیث نمبر:3170)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں میں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں (۔) یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو .... مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی .... (النحل: 91) یعنی اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلا دے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے۔ کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص216)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب درج ذیل شیڈول کے مطابق ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

مورخہ 3 جنوری بروز ہفتہ شام 3:30 بجے سے

مورخہ 4 جنوری بروز اتوار صبح 8:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر۔ ضرورتمند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ، ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ 4 جنوری 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل / این ٹی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گلاب کی نئی ورائٹی

گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں میں (پیلا، سفید، سرخ وغیرہ) دستیاب ہے۔ خوشی کے مواقع پر سٹیج کمرہ، کار وغیرہ کی سجاوٹ کے لئے رابطہ فرمادیں۔ تازہ پھولوں اور آرٹیفشل سجاوٹ کا بھی انتظام ہے۔ نیز ہار، گجرے، زیورسیٹ، گلدستے اور بوکے وغیرہ تیار کروانے کے لئے رابطہ فرمادیں۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ 215206 - 213306)

مشعل راہ

مانگ کر کھانے کی بجائے کما کر کھانا چاہئے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کرلے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہو تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت بڑی ہتک اور سبکی ہے۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کرکے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کرلیا.......... اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے اپنے محلہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کرکے کھانا چاہئے اور کسی کام کو اپنے لئے عار نہیں سمجھنا چاہئے تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہوجائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں۔ ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آجاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا) آپؐ نے اسے کچھ دے دیا۔ وہ لیکر کہنے لگا۔ یارسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ آپؐ نے پھر اسے کچھ دے دیا۔ وہ پھر کہنے لگا۔ یارسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایئے کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا: سوال کرنا خداتعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کرکے کھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا۔ یارسول اللہ! میں نے آج سے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سامال آیا اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے۔ اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا۔ خواہ کچھ ہو، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کئے کوئی مال نہیں لوں گا۔ میں اب اس اقرار کو مرتے دم تک پورا کرنا چاہتا ہوں اور یہ مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو۔ مگر اس نے پھر کہا میں نہیں لوں گا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کرکے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی جگہ سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پھر انکار کردیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے، لے لو، وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ میں کبھی سوال نہیں کروں گا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ اس لئے میں اسے نہیں لے سکتا۔ اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نباہتا چلا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت اصرار کیا مگر وہ انکار کرتا چلا گیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا۔ اے مسلمانو! میں خدا کے حضور بری الذمہ ہوں۔ میں اس کا حصہ اسے دیتا ہوں مگر یہ خود نہیں لیتا۔

اسی صحابی کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ ایک جنگ میں یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ان کا کوڑا ان کے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور شخص جو پیادہ تھا اس نے جلدی سے کوڑا اٹھا کر انہیں دینا چاہا تو انہوں نے کہا۔ اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس کوڑے کو ہاتھ نہ لگائیو۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا اور خود اپنا کام کروں گا۔ چنانچہ عین جنگ کی حالت میں وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور کوڑے کو اٹھا کر پھر اس پر سوار ہوگئے۔

تو لوگوں کو بتانا چاہئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تاکہ اس نقص کی اصلاح ہو..........

(مشعل راہ جلد اول ص 87 تا 89)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 283

ایک طالب حق کی دلچسپ سرگزشت

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب سابق "جگت سنگھ" (متوفی 10 رجولائی 1957ء) کے قلم سے:۔

"انسان کی فطرت ہمیشہ اچھی چیز کی خواہاں رہتی ہے اور اس کی ساری عمر اسی فطری تقاضہ کے پورا کرنے میں اس کی بساط کے موافق بسر ہوتی اور گزرتی ہے۔ میری اکیس سال کے قریب عمر ہوگی جبکہ سردار سندر سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور نے ایام ملازمت رسالہ (فوج) میں مجھے (دین حق) قبول کرنے کی ترغیب کی وہ سکھوں کی قوم میں ہونے کے باوجود دین حق کی **بے مثل توحید پرستی کے شیدائی تھے**.......... سردار صاحب موصوف نے دین حق کی خوبیوں پر دلائل کے رنگ میں قریباً ساکت کردیا تو اس وقت بھی میں نے ان کو یہی.......... جواب دے کر پیچھا چھوڑانا چاہا" (کہ کہانیوں کے رنگ میں گزشتہ زمانوں میں بزرگوں کی موجودگی قریباً ہر مذہب ہی میں نظر آتی ہے انسان مذہب کی سنے)

انہوں نے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی اکثر کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا اس لئے وہ ہمیشہ غالب رہتے، ایک دن تنگ آکر میں نے ان سے یوں عرض کی، **سردار صاحب! کہانیاں تو آپ ایک طرف رکھیں، جو ہر مذہب میں موجود ہیں، آپ فی زمانہ (دین حق) میں کسی ایسے بزرگ کا نام لیں، جو مقبول ایزدہو، اس کی دعائیں سنی جاتی ہوں، وہ خداتعالیٰ سے مکالمہ کرتا ہو، جواب پاتا ہو، کچھ اس کے معجزات ہوں**، تب تو (دین حق) کی ترجیح قابل قبول اور اس بزرگ کی پیروی نفع مند اور خدا نما بن سکتی ہے، ورنہ روز روز اس مذہبی گفتگو میں کسی مذہب کی سچائی اچھی طرح واضح نہیں ہوسکتی، اور قصص ماضیہ تو سب جگہ ہی موجود ہیں۔ سردار سندر سنگھ صاحب نے بلاتامل حضرت مرزا صاحب کا نام لیا، اور آپ کے چند معجزوں اور مقبول خدا ہونے کی بھی حقیقت بیان کی۔ میں نے آپ کی تصنیفات کے لئے کھوج لگایا کچھ دیکھیں، اور پہلی رخصت پر ہی جو مجھے رسالہ سے گھر جانے کے لئے ملی، قادیان کا رخ کیا ایک ہفتہ یا کم و بیش میں قادیان میں رہا۔ اور ایک روز دردمندانہ الحاح کی دعا کے بعد میں نے حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب سے عرض کی، کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے، کہ میں بالفعل حضرت صاحب کی بیعت کرلوں، اور رہوں سکھ مذہب میں ہی۔ آپ نے فرمایا، میں حضرت صاحب سے دریافت کرکے بتا سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے حضرت صاحب سے ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ ہاں ہم ان کی بیعت لے لیں گے۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ نے میری بیعت لی، اور دعا کی، یہ 1894ء کی بات ہے۔ دو ماہ کی رخصت میں میں نے اپنے گاؤں میں نماز بھی سیکھی، اور درود، وظائف بھی پڑھتا رہا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا درس قرآن بھی واپس رسالہ میں آکر کچھ دن سنا۔ **سکھوں نے بھی اب اپنا واویلا میرے متعلق بزور شروع کیا۔**

ایک دن دوپہر کے وقت وضو کرکے میں کچھ پڑھتا پڑھتا سوگیا، تو خواب میں اپنے آپ کو اندھا پایا، گھبرا کر اٹھا، ظاہری آنکھیں۔ بخیریت تھیں، کچھ تسلی ہوئی، اور خواب کی تعبیر کے لئے تشویش بھرے دل سے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں کارڈ تحریر کیا۔ جواب آیا، کہ **استغفار بہت کرو، اور دعا کرو**، دین کی کمزوری پر دلالت کرنے والا خواب ہے۔ چند دن بعد ایسا ہی ہوا، **میرے مکرم بھائیوں کی مہربانی سے درس قرآن سے مجھ کو روک دیا گیا جو میری روحانی اصلاح کا بہترین ذریعہ تھا۔** حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (آپ پر اللہ تعالیٰ رحمت اور فضل کی سدا بارش رکھے) کے درس قرآن سے مجھے اب تک یہ حصہ خوب یاد ہے، کہ **جو شخص کسی انسان کے خوف سے نماز کو ٹالتا ہے، وہ بھی مشرک ہے۔ اس فقرے نے مجھ پر بہت اثر کیا۔** مجھے جب اللہ تعالیٰ نے (دین حق) میں بکلی داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی، تو آپ ہی نے مجھے سبقاً سبقاً باترجمہ قرآن کریم ختم کروایا تھا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان مارچ 1940ء صفحہ 6 تا 8)

حسن معاشرت کی موثر تلقین

حضرت اقدس کا مراسلہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے نام:

"میری طرف سے یہی نصیحت ہے کہ آپ اپنے گھر کے لوگوں سے بہت احسان اور خلق اور مدارت سے پیش آیا کریں۔ اور غائبانہ دعا کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ خیر کم خیر کم لاھلہ انشاء اللہ بہت خوبیاں پیدا ہو جائیں گی۔ دنیا ناپائیدار ہے۔ ہر ایک جگہ اپنی مروت اور جوانمردی کا نمونہ دکھلانا چاہئے۔ اور عورتیں کمزور ہیں وہ اس نمونہ کی بہت محتاج ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مرد خلیق پر خدائے تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم، حصہ چہارم ص 110 مطبوعہ فروری 1933ء قادیان)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے موقع پر انگلستان میں مختلف انتظامات کی مختصر روداد

افراد جماعت کے غیر معمولی نظم وضبط، صبر ورضا، ایثار اور وفا اور الٰہی نصرت وتائید کے روح پرور نظارے

مکرم رفیق احمد حیات صاحب۔امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا انٹرویو

(انٹرویو پینل: محمود افضل بٹ+محمود احمد ملک)

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ ہفتہ کے دن صبح ساڑھے نو بجے کے لگ بھگ انہیں صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کا فون آیا۔ السلام علیکم کہنے کے بعد انہوں نے جلد از جلد بیت الفضل پہنچنے کے لئے کہا۔ اُن کی آواز میں گھبراہٹ نمایاں تھی جس کی وجہ سے مَیں انتہائی پریشان ہوگیا۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہوا ہے۔ بہر حال بیت کی طرف روانہ ہوگیا۔ گھر سے بیت پہنچتے پہنچتے دل میں کئی قسم کے خیالات آتے رہے مثلاً یہ کہ کہیں حضور کی طبیعت اچانک خراب نہ ہوگئی ہو۔ اگر ایسا ہو تو کسے بلانا ہے، کیا کرنا ہے، کہاں جانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ کل حضور نے خود جمعہ کی نماز پڑھائی تھی اور حسب معمول مجلس عرفان میں بھی جلوہ افروز ہوکر افراد جماعت کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے تھے۔ اس لئے کچھ نہیں ہوگا، کوئی اور اہم بات ہو گی۔ پانچ منٹ کے اندر میں بیت پہنچ گیا جہاں چند لمحوں کے اندر میں اوپر والے حصہ میں قائم لائبریری میں صاحبزادہ صاحب سے ملنے گیا۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے مجھے حضور کے انتقال کی خبر دی مگر چونکہ کان ایسی خبر سننے کے لئے تیار نہیں تھے اس لئے سمجھ نہ سکا۔ جس کے بعد ہم حضور انور کے بیڈروم میں چلے آئے جہاں ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب موجود تھے۔ چند لمحوں کے لئے ماحول پر سناٹا چھا گیا۔ ہوش وحواس قائم نہ رہے۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیسے ہوا اور اب کیا ہوگا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر جھکاتے ہوئے ہوش و حواس کو سنبھالا اور اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کی جو اس اندوہناک حادثے کے نتیجہ میں کندھوں پر آ پڑی تھیں۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے ربوہ فون کرکے مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو حضور کی وفات کی خبر دی گئی اور انتظامی امور کے حوالہ سے ہدایات لی گئیں۔ اسی اثناء میں ڈاکٹر مجیب الحق صاحب (GP) بھی آگئے اور اس دوران مکرم منیر احمد جاوید صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب بھی وہاں پہنچ گئے نیز مکرم عطاء المجیب راشد صاحب اور مکرم سید احمد یحییٰ صاحب بھی انتظامی امور میں معاونت کیلئے پہنچ گئے۔ ضمناً یہ بیان کردینا بھی مناسب ہوگا کہ مکرم مرزا لقمان احمد صاحب نے بتایا کہ حضور انور نے نماز فجر اپنے وقت پر گھر میں ادا کی جس کے بعد کافی بلند آواز میں قراءت کے ساتھ معمول سے زیادہ لمبی تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔

چونکہ ہفتہ کا دن تھا اور تمام سرکاری دفاتر بارہ بجے ہی بند ہو جانے تھے، اتوار مکمل چھٹی کا دن تھا اور پھر سوموار کو بھی بینک ہالیڈے (Bank Holiday) تھا، اس لئے ہم چاہتے تھے کہ کونسل آفیسرز سے متعلقہ امور ہر حالت میں آج ہی نپٹا لئے جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر مجیب الحق صاحب وفات کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے سرجری چلے گئے اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ہمراہ کونسل کے دفاتر چلے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا کہ دفاتر بند ہو جانے سے محض چند منٹ پہلے متعلقہ شعبہ میں وفات کا اندراج عمل میں آ گیا۔

ویزہ کے انتظامات

دوسرا مرحلہ دنیا بھر سے برطانیہ آنے والے مجلس انتخاب خلافت کے ممبران کے ویزوں کا حصول تھا جو ہفتہ، اتوار اور سوموار کی چھٹیاں ہونے کے باعث ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے فوراً ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹونی کولمین سے فون پر رابطہ کیا، انہیں حضور کی وفات کی خبر دی اور ویزوں کے اجراء کی راہ میں حائل مشکلات کا ذکر کر کے مدد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ ٹونی کولمین لانگ ویک اینڈ کی وجہ سے لندن سے باہر کہیں جارہے تھے وہ اپنے سارے پروگرام ختم کر کے واپس آئے، اپنے دفتر کے عملہ کو بلایا اور دفتر خارجہ سے ہنگامی رابطہ کر کے مجاز افسران کے ساتھ متعلقہ امور کے حوالہ سے تفصیلات کو طے کیا اور یوں فارن آفس نے فوری طور پر تمام سفارت خانوں کو ہدایات روانہ کر دیں کہ چھٹیوں کے باوجود جماعت احمدیہ کے معزز راہنماؤں کے لئے ویزوں کا فوری اجراء ممکن بنایا جائے تاکہ وہ بروقت برطانیہ پہنچ کر اپنی مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان تھا کہ جرمنی، جاپان، افریقہ، ہندوستان اور پاکستان، غرضیکہ کسی بھی جگہ کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ اگرچہ دنیا بھر میں قائم برطانوی سفارتخانے ایسٹر کی تعطیلات کی وجہ سے بند تھے اور ہنگامی امور طے کرنے کے لئے محدود سٹاف ہی دستیاب تھا۔

ان اہم امور کو نپٹانے کے باوجود ابھی تک جماعت کو وفات کی اطلاع نہیں دی جاسکتی تھی اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک ربوہ سے محترم ناظر اعلیٰ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی ہدایت نہ پہنچے۔ یہ ہفتہ کا روز تھا اس لئے حضور کی Saturday Class میں شامل ہونے والے بچے نیچے محمود ہال میں جمع ہورہے تھے جن کو بتایا گیا کہ آج کی کلاس ملتوی ہوگئی ہے۔ دن کے تقریباً ایک بجے مکرم ناظر اعلیٰ صاحب کا جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے نام پیغام موصول ہوا جو اُسی وقت پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے ایم ٹی اے پر پڑھا اور یوں ساری دنیا کی جماعتوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے انتقال کی باقاعدہ اطلاع دی گئی۔

وفات کی اطلاع نشر ہوجانے کے بعد دنیا بھر سے اور خود برطانیہ کے ہر شہر اور قصبہ سے افراد جماعت کا بیت فضل لندن کی طرف سفر اختیار کرنا قدرتی بات تھی اور امیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا احساس تھا کہ آنے والوں میں سے ہر ایک کی اوّلین خواہش یہی ہوگی کہ وہ اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کا دیدار کر سکیں لہٰذا ناظر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق مندرجہ ذیل احباب کرام نے ہفتہ کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسدِ اطہر کو غسل دینے کی سعادت پائی:۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، مکرم کریم احمد اسد خان صاحب، مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب، مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مسعود الحسن نوری صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب۔ غسل کے بعد حضورؒ کے جسد اطہر کو تابوت میں رکھ دیا گیا اور برف اور ایئرکنڈیشنرز کے ذریعہ کمرہ کو مطلوبہ درجہ حرارت مہیا کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کی رہائش و خوراک، ٹرانسپورٹ، لنگرخانہ، نیز حفاظت کی ذمہ داریاں اور اسی طرح کے دوسرے اہم انتظامات کے متعلق بتایا کہ مہمانوں کی آمد سے پہلے ان تمام انتظامات کا مکمل ہونا ضروری تھا لہٰذا جماعت احمدیہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے سینئر اراکین، ذیلی تنظیموں کے صدر اور نائب صدر کی ہنگامی میٹنگ طلب کی گئی جس میں ایک انتظامی ڈھانچہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مکرم سید احمد یحییٰ صاحب کی ذمہ داری تھی کہ وہ میری ہدایات کے مطابق انتظامی معاملات کی تعمیل کروائیں۔

جماعتی انتظامیہ

اس موقع پر جو ذمہ داریاں مختلف افراد کو سپرد کی گئی تھیں اُن کی تفصیل یوں ہے۔

شعبہ استقبال: عبداللطیف خان صاحب،

ٹرانسپورٹ: رفیع بھٹی صاحب، رفیق جاوید صاحب اور ظہیر احمد جتوئی صاحب (نگران چودھری ناصر احمد صاحب)۔

ضیافت: مظفر کھوکھر صاحب، رفیع شاہ صاحب اور جلال الدین اکبر صاحب۔

رہائش: مسرور احمد صاحب، مظفر احمد صاحب اور ارشد احمدی صاحب (نگران: ناصر خان صاحب)۔

تکفین وتدفین کے انتظامات: اکرم احمدی صاحب۔

اسلام آباد میں قبر کی کھدائی، احاطہ کی تیاری: ناصر خان صاحب، انجم عثمان صاحب۔

دفتر معلومات: ناصر خان صاحب۔

مہمان نوازی بیت الفتوح: بشیر اختر صاحب، رانا مشہود احمد صاحب۔

مہمان نوازی بیت الفضل: لئیق حیات صاحب۔

مہمان نوازی کرائیڈن مشن: حنیف احمد صاحب۔

صفائی: شمیم خان صاحب۔

سیکورٹی، خدمت خلق اور وقار عمل: مرزا فخر احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ یوکے)۔

امیگریشن وہوم آفس: منصور شاہ صاحب۔

رابطہ پریس: احمد سلام صاحب، ظہیر حیات صاحب۔

رابطہ ممبران پارلیمینٹ ولوکل گورنمنٹ ودیگر مقامی آبادی: سلیم احمد ملک صاحب، منیر دین صاحب، منیر الدین شمس صاحب، رجب علی صاحب۔

لاؤڈ سپیکر بیت فضل لندن: صفدر علی میاں صاحب، فضل عمر ڈوگر صاحب۔

وڈیو ریکارڈنگ: سفیر بھٹی صاحب۔

آڈیو ریکارڈنگ: شیخ بشارت احمد صاحب (نگرانی: صفدر علی میاں صاحب)۔

دفتر: نثار احمد بٹ صاحب، چودھری مبارک احمد صاحب، مبشر احمد گوندل صاحب، انیس احمد صاحب سلمان محمود صاحب۔

اسلام آباد میں مارکیاں: شیخ باسط احمد صاحب (نگرانی: چودھری ناصر احمد صاحب)،

تیاری جنازہ گاہ وسیکورٹی احاطۂ خاص اسلام آباد: مرزا رشید احمد صاحب۔

ضیافت و پکوائی اسلام آباد: جماعت احمدیہ جرمنی کے کارکنان (نگران: چودھری وسیم احمد صاحب)۔

جنازہ کے قافلہ کے انتظامات: سید احمد یحییٰ صاحب۔

گیسٹ ہاؤسز: عبدالخالق تعلقدار صاحب، فلاح الدین صاحب۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ یوکے نے زیارت کے لئے آنے والی خواتین، ضیافت اور گھروں میں مہمانوں کے ٹھہرانے کے انتظامات کئے۔ حضور انور کی حفاظت خاص کی ٹیم کے میجر محمود احمد صاحب اور پاکستان سے آئے ہوئے کیپٹن ماجد احمد خان صاحب نے بہت جانفشانی سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔ اسی طرح خدمت کرنے والوں کے نام اَن گنت ہیں اور ممکن نہیں کہ ان سب کا ذکر کیا جاسکے۔ MTA انٹرنیشنل کے چیئرمین نصیر شاہ صاحب اور اُن کی ٹیم مجلس انتخاب خلافت کے سیکرٹری عطاء المجیب راشد صاحب اور ان کی ٹیم، نیز تمام مرکزی دفاتر دن رات کھلے رہے اور ہنگامی نوعیت کے کاموں کو سرانجام دیتے رہے۔ وانڈزورتھ کونسل کے میئر اور چیف ایگزیکٹو نے فون کے ذریعہ ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی اور ایک ہفتہ کے لئے بیت کے اردگرد پورے علاقہ میں پارکنگ فری کردی گئی۔

مہمانوں کی رہائش

مہمانوں کی رہائش کے لئے بیت الفتوح، اسلام آباد اور کرائیڈن بیت کو استعمال کرنے کا فیصلہ ہوا نیز بیت کے قریبی علاقوں میں آباد بہت سے گھرانوں نے اپنے گھروں کو مہمانوں کے لئے پیش کردیا جہاں سینکڑوں مہمان ٹھہرائے گئے جبکہ اسلام آباد، بیت فضل لندن اور بیت الفتوح لندن میں مستقل لنگر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمانوں کو ایئرپورٹس وغیرہ سے بیت فضل لندن، بیت الفتوح مورڈن اور اسلام آباد لانے کے لئے متعدد کوچز، منی بسوں اور کاروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور جہاں تک حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا تعلق ہے مہمانوں کی بڑے پیمانے پر آمد اور ٹریفک کی پیچیدگیوں نے خود ہی پولیس کو الرٹ کیا اور یوں لوکل پولیس نے فوری طور پر رابطہ کر کے جماعت کے لئے خدمات سرانجام دینا شروع کردیں مگر جب انہیں تفصیل کا علم ہوا تو موقع کی نزاکت کے پیش نظر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے چیف سپرنٹنڈنٹ، جو لانگ ویک اینڈ کی وجہ سے اپنے عزیز واقارب کے ساتھ کسی دوسرے شہر گئے ہوئے تھے، کو اطلاع دی گئی۔ وہ اپنی تمام نجی مصروفیات ختم کر کے واپس آئے اور مکرم سید احمد یحییٰ صاحب سے ملاقات کر کے وعدہ کیا کہ پولیس جماعت کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرے گی۔

حضور کا آخری دیدار

حضور کے جسد اطہر کو قریباً دس بجے (بروز اتوار) رہائشگاہ سے نیچے محمود ہال میں لایا گیا تھا اور یہاں درجہ حرارت کو کم رکھنے کے لئے محمود ہال کو خاص طور پر خدام الاحمدیہ نے تیار کیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب مسلسل وہاں موجود رہے۔ اس کے بعد مردوں اور خواتین کو وقفہ وقفہ سے باری باری زیارت کا موقع دیا جاتا رہا اور یہ سلسلہ منگل کی صبح تک جاری رہا۔ اس خدمت کو بجالانے میں ذیلی تنظیموں نے خصوصیت سے بہت محنت سے کام کرنے کی توفیق پائی یعنی وسیم احمد چودھری صاحب صدر انصار اللہ اور آپ کے نائبین مرزا رشید احمد صاحب، رفیق احمد جاوید صاحب اور ظہیر احمد جتوئی صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرزا فخر احمد صاحب اور آپ کے نائبین نصیر دین صاحب، طارق احمد بی ٹی صاحب، مبشر مرزا صاحب، ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب اور فہیم انور صاحب۔ صدر لجنہ اماء اللہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ اور آپ کی نائبات ودود چیمہ صاحبہ اور غزالہ ملک صاحبہ۔ مہمانوں کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھی اور بیت سے ملحقہ سڑکوں پر ٹریفک قریباً معطل ہوچکی تھی۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار مہمان آئیں گے اور ہمیں ڈر تھا کہ بیت کے اردگرد کی آبادی کو بہت زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن جب انہیں خطوط کے ذریعے حضور انور کے انتقال کی اطلاع دی گئی اور مہمانوں کے کثیر تعداد میں آنے کی وجہ سے اُن کے آرام وسکون میں جو خلل پڑ رہا تھا اس کے لئے پیشگی معافی کی درخواست کی گئی تو تمام ہمسایوں کی طرف سے بلا استثناء ایسے اعلیٰ ردِّعمل کا مظاہرہ کیا گیا جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہیں تھی۔

ہمسایوں کا تعاون

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ مہمانوں کی رہائش کا بندوبست مختلف مقامات پر تھا مگر دن کے وقت مہمانوں کی اکثریت بیت فضل لندن میں ہی آجاتی تھی۔ مہمانوں کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ کھلی سڑکیں بھی کم پڑ رہی تھیں اور کوئی ایسی جگہ میسر نہیں تھی جہاں بیٹھ کر لوگ تھوڑی دیر آرام کرسکیں یا کھانا کھاسکیں۔ اس بڑے مسئلہ کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری توجہ ایک سکول کے وسیع وعریض میدان کی طرف پھیر دی جو گریسن ہال روڈ (Gressen hall Rd) پر واقع جماعت کے مہمان خانوں کے عقب میں تھا اور جس کے چاروں طرف آہنی باڑ اور باقاعدہ گیٹ لگے ہوئے تھے یعنی ہماری ضرورت کے عین مطابق تھا جب اُس کے حصول کے لئے لوکل چرچ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بلاتوقف گیٹ کی چابیاں ہمارے حوالے کردیں اور کہا کہ جب تک چاہیں اسے استعمال کرسکتے ہیں۔

اسی طرح کاروں کو پارک کرنے کا بڑا مسئلہ پیدا ہو رہا تھا۔ اور جو جگہ تھی وہ برطانیہ اور یورپ سے آنے والے ہزاروں مہمانوں کی کاروں کیلئے بالکل کافی نہیں تھی۔ اس مشکل کو اللہ تعالیٰ نے یوں حل فرمادیا کہ قریب ہی واقع وائٹ لینڈ کالج کے سربراہ نے بیت فضل لندن میں آکر تعزیت کی اور کالج کے کار پارک پیش کردیئے جہاں سینکڑوں کاریں کھڑی کرنے کی سہولت میسر آگئی۔

مہمانوں کی تعداد

رہائش وخوراک کے انتظامات کے حوالے سے مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہم پندرہ سولہ ہزار مہمانوں کی آمد کی توقع کر رہے تھے۔ چنانچہ اُس تعداد کو سامنے رکھ کر اسلام آباد، بیت الفتوح اور بیت فضل کے آس پاس انتظامات کئے گئے مگر مہمانوں کی تعداد میں لحہ بہ لحہ اضافہ ہوتا جارہا تھا اور پہلے دو دنوں میں ہی مہمانوں کی تعداد بیس ہزار سے تجاوز کرگئی تھی جو آخری روز تیس ہزار تک پہنچ گئی۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس حوالے سے جو خاص بات بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ہم انتظامات کو دیکھیں تو پندرہ کی جگہ جب تیس ہزار مہمان آئے تو بظاہر رہائش وخوراک کا سارا انتظام درہم برہم ہوجانا چاہیے تھا جب کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آنے والے مہمانوں میں سے ہر شخص اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزور حالتوں پر پردہ ڈالتے ہوئے فرشتوں کی فوج سے ہماری مدد کی۔

اتوار کے روز جب ربوہ سے پہلا مرکزی وفد ''گلف ایئر'' کے ذریعہ برطانیہ پہنچا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھی شامل تھے۔ آپ کے ارشاد پر اُسی روز سے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ حضور رحمہ اللہ کے چہرہ مبارک کا دیدار کروانا شروع کردیا گیا۔

تدفین کی اجازت

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ تمام کام تسلی بخش طریقے سے ہو رہے تھے مگر دو مراحل ابھی ایسے تھے جن کو طے کرنا باقی تھا اور جو یقیناً ایک بڑے امتحان کا درجہ رکھتے تھے۔ اُن میں سے ایک تھا انتخاب خلافت اور دوسرا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے جسدِ اطہر کی تدفین جس کے متعلق تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ کہاں ہوگی۔ گو ہم نے بروک وڈ کے مقامی قبرستان کے علاوہ متبادل انتظامات بھی کر رکھے تھے نیز Weverley borough اور Surrey County Council سے رابطہ کر کے اسلام آباد میں تدفین کی اجازت طلب کی گئی تھی جو حکام نے غیر معمولی ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی اجازت دیدی۔ جبکہ آخری فیصلہ صرف خلیفہ وقت ہی کرسکتے تھے۔

انتخاب خلافت

انتخاب خلافت کے لئے مجلس کے ارکان کی بڑی تعداد منگل کے دن تک لندن پہنچ چکی تھی اور صبح ہی سے یہ اعلان کردیا گیا کہ نماز مغرب وعشا کے بعد خلافت کا انتخاب ہوگا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بیت فضل لندن کے بڑے گیٹ پانچ بجے بند کردئے جائیں گے اور سوائے ذمہ دار افراد کے کوئی دوسرا فرد احاطۂ بیت میں داخل نہیں ہوگا اور نماز مغرب وعشا کے لئے بھی بیت میں صرف مجلس انتخاب خلافت کے ممبران ہی داخل ہوں گے۔ انتخاب کے وقت کا اعلان سنتے ہی لوگوں نے بیت فضل کے گرد جمع ہونا شروع کردیا اور شام پانچ بجے کے بعد تو اردگرد کی تمام سڑکیں انسانوں سے بھرگئی تھیں اور لوگ بے چینی و بے قراری سے نماز مغرب وعشاء کے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر شخص دعاؤں میں مصروف تھا اور اللہ تعالیٰ سے التجائیں کر رہا تھا کہ جماعت کی خوف کی حالت کو جلد از جلد امن میں بدل دے۔ نماز مغرب وعشا کا وقت ہوا تو ساری سڑکیں بیت میں بدل گئیں۔ بیت سے ملحقہ ٹینس گراؤنڈ کی انتظامیہ کی طرف سے گراؤنڈ کے استعمال کی اجازت کے بعد گراؤنڈ میں خواتین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر امام صاحب کی آواز دور دور تک صاف سنائی دے رہی تھی جنہوں نے نمازیں پڑھائیں اور مختلف ہدایات دیں۔ مجلس انتخاب کے ممبران ساڑھے نو بجے بیت کے اندر چلے گئے تو بیت کے دروازے بند کردئے گئے اور ہر طرف خاموشی اور سکوت چھا گیا۔ انتظار کا دور کٹا، پونے بارہ بجے ساؤنڈ سسٹم آن ہوا اور مجلس انتخاب خلافت کمیٹی کے سیکرٹری مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہونے اور مجلس انتخاب خلافت کے تمام ممبران کی طرف سے بیعت کرنے کی خوشخبری سنائی۔ اس کے بعد مجلس انتخاب خلافت نے بیت خالی کردی اور عام بیعت کا انتظام کیا گیا۔

اطاعت خلیفہ کا بے مثل نمونہ

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ اسی دوران ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا جو یہ تھا کہ جب بیت بھر گئی تو حضور انور نے عشاقِ خلافت کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ ان الفاظ کا کان میں پڑنا تھا کہ بیت تو کیا بیت کے اردگرد سڑکوں پر دور دور تک کھڑے لوگ فوراً بیٹھ گئے اور یوں خاموش ہوگئے جیسے کوئی موجود ہی نہ ہو۔ اس عدیم المثال نظارہ کو MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے کہا یہ نظارہ نظم و ضبط، اطاعت وفرمانبرداری کا عظیم الشان مظاہرہ تھا جس نے بلاشبہ چودہ سو سال پہلے اس واقعہ کی یاد تازہ کردی جب سید الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے بیت میں صحابہ کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور پھر اس آواز کو جب گلی میں ایک صحابی نے سنا تو انہوں نے بھی اطاعت کی۔

رات سوا بارہ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے بیعت لی اور اُس کے بعد آپ افراد خاندان سے ملنے کے لئے قصر خلافت میں تشریف لے گئے۔ جس کے بعد آپ 41 نمبر گیسٹ ہاؤس میں قیام کے لئے چلے گئے اور یہاں حضور کی تدفین کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے میٹنگ طلب کی اور فیصلہ فرمایا کہ تدفین اسلام آباد میں کی جائے گی۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ نماز جنازہ کے انتظامات کے حوالہ سے تو کوئی مشکل نہیں تھی کیونکہ اسلام آباد میں جلسہ کے دنوں کی طرح بڑی بڑی مارکیاں تو پہلے سے لگا دی گئی تھیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتنی بڑی مارکیاں چھٹیوں میں ملنی ناممکن تھیں لیکن جلسہ سالانہ کے ایک سپلائیر Snowdens نے اپنے ورکرز کو چھٹیوں سے واپس بلا کر یہ کام کروایا۔

جنازہ کا قافلہ

جنازہ کا قافلہ بیت الفضل سے اسلام آباد کے لئے صبح دس بجے روانہ ہوا۔ اس وقت بیت کا سارا ماحول بہت سوگوار تھا۔ ہمسائے بھی اپنے گھروں سے باہر آکر احتراماً کھڑے تھے۔ پولیس نے ساڑھے نو بجے سے ہی A3 ہائی وے بند کردی تھی اور پولیس کے موٹر سائیکل سوار آفیسرز بیت الفضل سے اسلام آباد تک قافلہ کے ہمراہ رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور دنیا بھر کی جماعتوں کے وفود کے پیش نظر اس تاریخی قافلہ کے لئے ایک سو کاروں کا انتظام کیا گیا تھا اور قافلہ کو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ جسد اطہر کو لے جانے والی گاڑی میں مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب تھے۔ اور قافلہ کو جو کار لیڈ کر رہی تھی اُس میں نائب امیر مکرم سید احمد یحییٰ صاحب، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے، مکرم کریم اسد احمد خان صاحب، مکرم ملک سلطان احمد صاحب اور مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب بیٹھے اور اس کے پیچھے بیس کاروں میں حضرت مسیح موعود کے خاندان کے افراد بیٹھے اور پھر باہر سے آئے ہوئے نمائندگان خاص اور وفود کے لئے کاریں مختص تھیں۔

راستہ میں موٹروے کے تمام جنکشن پر پولیس افسران تعینات تھے تاکہ کوئی کار موٹروے کی طرف نہ آسکے۔ موٹروے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ احمدیوں کے گروہ اپنے امام کو رخصت کرنے کے لئے احتراماً کھڑے نظر آتے تھے۔ حفاظتی تدابیر کو ہر لحاظ سے مکمل بنانے اور فضا سے زمین پر قافلہ کی منظرکشی کے لئے ہیلی کاپٹر بھی ساتھ ساتھ اُڑتا رہا۔ اسی طرح MTA کی ٹیم سارے سفر کو نشریات میں پیش کرتی رہی۔ ایک گھنٹہ میں قافلہ اسلام آباد پہنچ گیا جہاں حضور کے جسد اطہر کو جنازہ گاہ کے طور پر لگائی ہوئی مارکی کے سامنے کھڑی کی گئی چھوٹی مارکی کے اندر لے جایا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ بیت الفضل لندن سے پورے گیارہ بجے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا۔ لیکن اسلام آباد سے چند میل کے فاصلہ پر پہنچ کر قافلہ ٹریفک میں پھنس گیا۔ ٹریفک کی بھیڑ دیکھ کر تشویش ہوئی اور خیال آیا کہ اگر کوئی انتظام نہ ہوا تو اسلام آباد پہنچنے میں بہت زیادہ تاخیر ہو سکتی ہے چنانچہ مکرم ناصر خان صاحب کے ذریعہ، پولیس سے رابطہ کیا گیا جو چند منٹ کے اندر وہاں پہنچ گئی جہاں قافلہ پھنسا ہوا تھا۔ اس طرح بہت کم وقت میں انہوں نے قافلہ کے اسلام آباد پہنچنے کا بندوبست کر دیا۔ نماز ظہر وعصر کا وقت ڈیڑھ بجے مقرر تھا لیکن اطلاعات آرہی تھیں کہ جنازہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کی سینکڑوں کاریں ٹریفک میں پھنسی ہوئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے نمازوں کا وقت اڑھائی بجے مقرر فرما دیا اور اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جنازہ میں شرکت کرنے کی سعادت مل گئی۔

جنازہ و تدفین

حضور ایدہ اللہ نے اڑھائی بجے نماز ظہر وعصر پڑھائی اور پھر خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ایک اندازہ کے مطابق تیس ہزار افراد شامل ہوئے۔ پھر جسد اطہر کو اس قطعہ خاص کی طرف لے جایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی تھی۔ سارا راستہ حضور ایدہ اللہ نے جسد اطہر کو کندھا دیا اور پھر لحد میں اتارنے اور قبر پر مٹی ڈالنے میں بھی دوسروں کا ہاتھ بٹایا۔ تدفین کی ساری کارروائی کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ موقع پر موجود رہے اور قبر تیار ہو جانے پر دعا کرائی اور قبر پر کتبہ نصب کیا۔ تدفین کے موقع پر قطعہ خاص میں جانے کی اجازت درج ذیل افراد کو تھی:-

1۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد۔
2۔ جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت۔
3۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے عملہ کے افراد۔
4۔ اراکین مجلس عاملہ یوکے۔
5۔ بیرونی ممالک سے آنے والے ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان۔
6۔ حضور انور کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر صاحبان۔
7۔ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے جملہ مربیان انچارج۔

تدفین کے وقت اراکین پارلیمنٹ، مقامی پادری اور بہت سے معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ کئی ہفتوں تک قومی اور مقامی اخباروں میں حضور کی وفات کی خبریں اور تعزیتی پیغامات شائع ہوتے رہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف بھی بعض قابل ذکر اخبارات The Times اور Daily Telegraph وغیرہ میں شائع ہوا۔ تدفین کے روز برطانیہ کے مختلف ٹیلی وژن نیٹ ورکس اور اخباری نمائندوں نے جنازہ کی کارروائی کے بعض حصے پیش کئے ان میں ITV, BBC, SKY, ARY شامل ہیں، نیز BBC اور مقامی ریڈیو سٹیشنز نے بھی تفصیلی خبریں نشر کیں۔

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کی اکثریت اگرچہ اگلے دوروز میں واپس چلی گئی تھی لیکن یہ سلسلہ کم وبیش قریباً دو ہفتہ بعد تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 رجولائی 2003ء)

لجنہ اماءاللہ جرمنی کا 26واں سالانہ اجتماع

مورخہ 18، 19 اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ واتوار لجنہ اماء اللہ جرمنی کا 26واں سالانہ اجتماع مئی مارکیٹ من ہائیم کے ہال میں منعقد ہوا جس میں جرمنی بھر سے تقریباً پانچ ہزار (5000) خواتین نے شرکت کی، باپردہ خواتین کا اتنی تعداد میں دور دور سے جمع ہو کر اپنا آزادانہ پروگرام منعقد کرنے کی جرمنی جیسے ملک میں مثال نہیں مل سکتی۔ نمائش کے لئے علیحدہ حصے کو تصاویر سے مزین کیا گیا تھا۔ مورخہ 18 راکتوبر کو صبح صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی صدارت میں افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں صدر صاحبہ لجنہ نے بہنوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو اس موقعہ پر پیارے آقا نے ازراہ شفقت خاص طور پر بھجوایا تھا جس میں حضور نے خواتین کو اپنی نصائح سے نوازا۔ اس اجتماع میں خواتین نے علمی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ پہلے دن ناصرات کے جبکہ دوسرے دن لجنہ کے درمیان حفظ قرآن، حسن قراءت، اردو، جرمن تقریری مقابلہ، نظم، مشاہدہ معائنہ، کوئز مقابلہ، تفسیر سورۃ فاتحہ، مطالعہ کتب (میراج بیت اللہ) کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اجتماع کے پہلے دن مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے اور دوسرے دن مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے خواتین سے خطاب کیا۔ دوسرے دن صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی زیر صدارت جنہیں حضور انور نے مقرر فرمایا تھا، انتخاب برائے نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی عمل میں آیا۔ آخر میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ اور صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ممبرات سے خطاب کیا۔ اور تقسیم انعامات کے بعد یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ شامل ہونے والی سب خواتین کو اجر عطا فرمائے اور ان کے اندر نیک تبدیلی پیدا فرمائے، آمین

(اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 2003ء)

تعارف کتب

داستان کشمیر

نام کتاب: داستان کشمیر
مصنف: خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب
ناشر: ڈار پبلیکیشنز راولپنڈی
سن اشاعت: 2003ء
تعداد صفحات: 488
قیمت: 200 روپے

جدوجہد آزادی کشمیر میں جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار اسیروں کے رستگار، ملت کے فدائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے عظیم کارناموں سے عبارت ہے۔ کشمیریوں کے حقوق کے لئے پہلی منظم کوشش کا سہرا جماعت ہی کے سر ہے اور حضرت مصلح موعود آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بانی صدر بھی منتخب ہوئے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پلیٹ فارم سے جماعت کو اہل کشمیر کی گرانقدر خدمت کی توفیق ملی اور پھر یہی تحریک کشمیریوں کو ڈوگرہ راج کے جبر و استبداد سے نجات دلانے کا موجب بنی۔ یہ کوشش یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ تقسیم ہند کے وقت آزاد کشمیر حکومت کے قیام کے لئے عملی جدوجہد کی گئی اور خواجہ غلام نبی گلکار انور پہلے صدر کشمیر مقرر ہوئے۔

کشمیر کمیٹی کے بعد کشمیر کاز کے لئے حضرت مصلح موعود نے یہ کارنامہ بھی سرانجام دیا کہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز کو اٹھانے کے لئے ایک رسالہ ''اصلاح'' سری نگر سے جاری کروایا۔ اس رسالے کی خدمت کے لئے ایک کشمیری نوجوان خواجہ عبدالغفار ڈار بھی اترے۔ جو بعد میں اس رسالے کے مدیر بھی

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35487 میں مجاہد احمد ولد مبارک احمد قوم گجر پیشہ ٹیچر عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 27 رج۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4368 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مجاہد احمد ولد مبارک احمد چک نمبر 27 رج۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد جاوید ولد محمد اسماعیل دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 اسامہ منظور احمد دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35488 میں عزیز الحق رامد ولد میاں عبدالحق رامد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والدہ محترمہ مکان رقبہ 2 کنال واقع دارالرحمت شرقی مالیت -/3000000 روپے۔ جس کے ورثاء 4 بھائی اور ایک بہن۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عزیز الحق رامد ولد میاں عبدالحق رامد منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد شمس ولد محمد سلیمان منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 35489 میں حفیظ بیگم زوجہ خضر حیات چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 84/F الف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ 4 مرلے واقع چک نمبر 312 رج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/268750 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حفیظ بیگم زوجہ خضر حیات چیمہ چک نمبر 84/F الف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز ولد بشیر احمد چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد ولد رشید احمد چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور

مسل نمبر 35490 میں مرزا بلال احمد ولد مرزا اظفر اقبال قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالا گوجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا بلال احمد ولد مرزا اظفر اقبال کالا گوجراں ضلع جہلم گواہ شد نمبر 1 مرزا اظفر اقبال والد موصی گواہ شد نمبر 2 راجہ محمود احمد شمس ولد محمد الدین کالا گوجراں ضلع جہلم

مسل نمبر 35491 میں حسیب احمد ولد جمیل احمد خلیفہ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینٹ کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حسیب احمد ولد جمیل احمد خلیفہ کوئٹہ گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد خلیفہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد فاروقی ولد حکیم ظفر احمد کوئٹہ

مسل نمبر 35492 میں تجمل رشید ولد عبدالرشید قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D23 تھرمل کالونی ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تجمل رشید ولد عبدالرشید مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 شفیق الرحمٰن اطہر وصیت نمبر 26333 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن ولد چوہدری عبدالعزیز ملتان

مسل نمبر 35493 میں محمد صفدر ولد میاں صالح محمد قوم لانگ پیشہ زمیندارہ عمر 61 سال بیعت 1964ء ساکن لانگ شمالی ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی رقبہ 14 ایکڑ، 4 کنال 9 مرلے مالیتی -/456000 روپے۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد صفدر ولد میاں صالح محمد لانگ شمالی ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد لانگ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم لانگ ولد میاں محمد عبداللہ لانگ شمالی ضلع جھنگ

مسل نمبر 35494 میں احمد خان جوئیہ ولد سید رسول جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع شیر گڑھ ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ واقع موضع شیر گڑھ ضلع لیہ مالیتی -/163500 روپے۔ مکان واقع موضع شیر گڑ ضلع لیہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد خان جوئیہ ولد سید رسول جوئیہ موضع شیر گڑھ ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 سید رسول وصیت نمبر 32659 گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد سید رسول موضع شیر گڑھ ضلع لیہ

بقیہ صفحہ 5

رہے اور قیام پاکستان کے بعد اپنے امام کے حکم پر پاکستان آ گئے۔ یہی نوجوان صحافی جواب سن پیری کو پہنچ چکے ہیں کتاب زیر تبصرہ کے مصنف ہیں۔ ان کی ساری زندگی کشمیریوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی خدمت میں گزری ہے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ کی تاریخ کے وہ عینی شاھد ہیں اور کشمیر کے لئے کی جانے والی کوششوں کے اتار چڑھاؤ اور اصل حقائق سے آشنا ہیں۔ انہوں نے اپنی یادداشتوں کو داستان کشمیر میں رقم کیا ہے۔ داستان کشمیر کے ساتھ اپنے خاندان اور ساتھیوں کے حالات و واقعات کے بارہ میں بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔ مصنف کے سینے میں چھپے حقائق منظر عام پر آنے سے دوسرے لوگوں کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔ یہ کتاب جدوجہد وآزادی کشمیر کا اہم باب اور دستاویز ثابت ہوگی۔

(ایم ایم طاہر)

آپ کے لگائے ہوئے پودے آپ کی توجہ چاہتے ہیں بالکل آپ کے بچوں کی طرح۔

ماخوذ

خشک میوہ جات اور ان کے فوائد

اخروٹ، پستہ اور مونگ پھلی کے اجزاء اور ان کا استعمال

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں، ان میں خشک میوے بہت اہم ہیں جو موسم سرما میں قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔ ان میں ایسی قوت اور صحت بخش اجزا شامل ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کو قوت و طاقت فراہم کرتے ہیں۔ خشک میوہ جات کے فوائد بے شمار ہیں۔ یہاں ہم چند میووں کے فوائد پیش کر رہے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر جسمانی کمزوری کو دور کر کے قوت حاصل کی جاسکتی ہے بلکہ کئی بیماریوں سے بچا بھی جاسکتا ہے۔

اخروٹ

سردیوں میں چونکہ پانی کم پیا جاتا ہے، اس لئے اکثر لوگ قبض کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اخروٹ ایک اچھا قبض کشا ثابت ہوتا ہے چونکہ اس میں کئی قسم کے حیاتین اور معدنی نمک بھی ہوتے ہیں اس لئے اسے استعمال کر کے جسمانی عضلات کو خوب اچھا بنا سکتے ہیں۔ اخروٹ کو دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اخروٹ جگر کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔

ایک سو گرام اخروٹ کی گری میں 15 گرام پروٹین 16/6 گرام نشاستہ، 2/1 ملی گرام فولاد، 380 ملی گرام فاسفورس، 225 ملی گرام پوٹاشیم اور حیاتین "الف اور ب" کے علاوہ حیاتین "ج" بھی ہوتا ہے۔ اخروٹ کا بھنا ہوا مغز یا گری خشک کھانسی کے لئے مفید ہوتی ہے۔ سردیوں میں اخروٹ کے استعمال سے بدن میں گرمی اور توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اخروٹ کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے جس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

اشیاء:۔ اخروٹ آدھا کلو، شکر آدھا کلو، کھویا ایک پاؤ، زعفران دو ماشہ، کیوڑہ چار چمچے۔

ترکیب:۔ پہلے اخروٹ کی گری کو اچھی طرح صاف کر کے سل پر پیس لیں۔ چینی میں ایک پاؤ پانی ڈال کر قوام تیار کرلیں۔ اب گھی میں الائچی دانے ڈال کر کڑکڑائیں اور اس میں پسے ہوئے اخروٹ ڈال کر بھونیں اور جب بھن جائیں اور یہ خوشبو دینے لگیں تو اس میں کھویا ڈال کر پھر بھونیں۔ اب اس میں چینی کا قوام ڈال دیں اور چمچہ چلاتے رہیں، جب خشک ہو جائے تو زعفران کیوڑے میں پیس کر ملا دیں اور جب حلوہ گھی چھوڑے تو اتار لیں۔ لیجئے لذیذ حلوہ تیار ہے۔

پستہ

ایک نہایت خوش ذائقہ مغز ہے۔ پستہ تاثیر میں گرم اور تر ہے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق سو گرام پستے میں 2.9 گرام پروٹین 8.0 گرام فیٹ، 3 گرام کاربو ہائیڈریٹ (نشاستہ) 88 کیلوریز اور حیاتین "الف" اور "ب" بھی ہوتا ہے اور دیگر غذائی اجزاء کی مناسب مقدار پائی جاتی ہے۔ پستے میں سب سے زیادہ مقدار Fats کی پائی جاتی ہے جو جسمانی نشوونما جلد کی صحت اور وٹامنز کے انجذاب میں معاون ہے۔ تاہم Fats کا کم مقدار میں استعمال صحت بخش ہے جبکہ اسے جو جسمانی خلیوں اور پٹھوں کی نشوونما، جلد کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ اس میں 88 کیلوریز ہوتی ہیں جو توانائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

اپنے بیش قدر غذائی اجزاء کی بدولت پستہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم توانا اور دانت و مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ حافظے کو تیز کرتا ہے۔ چونکہ پستہ قلب اور دماغ کے لئے طاقتور ہوتا ہے اس لئے اسے طب کی دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ پستہ گردوں کے لئے بھی مفید ہے۔ جگر کی اصلاح کے لئے، دل کی گھبراہٹ اور خفقان وغیرہ کی کیفیات سے نجات کے لئے بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس چھوٹے سے مغز میں قدرت نے قوت کے خزانے چھپا رکھے ہیں۔ پستے کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اسے بلڈ پریشر کی کمی کے شکار افراد کے لئے بہت مفید قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

اجزاء:۔ پستہ 50 گرام، چینی ایک پاؤ (دو کپ)، الائچی پیس لیں آٹھ عدد، انڈے تین عدد، گھی ایک پاؤ، کھویا ایک پاؤ، لونگ دو عدد، بادام 25 گرام، زعفران یا کیوڑہ، کشمش حسب ذائقہ۔

ترکیب:۔ پستے کو پیس لیں۔ دو کپ پانی میں چینی ڈال کر شیرہ تیار کرلیں۔ ایک برتن میں گھی گرم کر کے لونگ الائچی ڈال کر ہلکا سا بھونیں پھر پستے ڈال دیں۔ انڈے پھینٹ کر تیار رکھیں وہ بھی پستے میں ڈال دیں، اسی پستے والے برتن میں جب شیرہ جذب ہوجائے تو ساتھ ساتھ چمچہ چلائیں۔ نیچے لگنے نہ پائے، پھر زعفران کیوڑہ ڈال کر اتار لیں۔ اب پلیٹ میں نکال کر اوپر سے بادام اور کشمش ڈالیں اور چاندی کا ورق لگا کر گرم گرم نوش فرمائیں۔

مونگ پھلی

اکثر مغزیات درختوں کے خشک پھل ہوتے ہیں جنہیں قدرت مضبوط خول اور چھلکوں میں بند کر دیتی ہے۔ مونگ پھلی جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے یہ ایک پھلی کے بیج ہوتے ہیں جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے لوگ اسے انگریزی میں "گراؤنڈ نٹ" بھی کہتے ہیں۔ مونگ پھلی کا شمار اب مغزیات میں ہونے لگا ہے اور اس کی کاشت پاکستان میں بھی خوب ہونے لگی ہے۔ ویسے یہ سب سے زیادہ امریکہ میں کاشت ہوتی ہے اور کھائی جاتی ہے۔ یہاں 1890ء میں شہر سینٹ لوئی کے ایک ڈاکٹر نے اسے پیس کر اس میں نمک مرچ وغیرہ ملا کر ایک گاڑھی سی چٹنی تیار کی۔ جو "پی نٹ بٹر" (مونگ پھلی کا مکھن) کہلائی اور اس وقت سے امریکہ میں اس کا استعمال بڑھتا ہی چلا گیا۔ امریکی توس اور بن پر اسے لگا کر مزے لے کر کھاتے ہیں۔ ہمارے یہاں مونگ پھلی کو زیادہ تر بھون کو تل کر یا ابال کر کھایا جاتا ہے یا پھر اس کی مٹھائیاں بنائی جاتی ہیں۔ جاڑوں میں مونگ پھلی گرم کھانے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

ایک سو گرام مونگ پھلی میں 26/9 گرام پروٹین 559 حرارے، 74 گرام کیلشیم 1/9 ملی گرام فولاد، حیاتین "ب" (تھایامین) اعشاریہ تین ملی گرام، رائبوفلاوین اور نایاسین کے علاوہ حیاتین "ہ" (ای) بھی ہوتا ہے۔ مونگ پھلی مقوی اعصاب ہوتی ہے۔ اس کے غذائی اجزاء سے جسم توانا ہوتا ہے۔ دبلے پن سے نجات اور وزن میں اضافے کے خواہشمندوں کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا موٹے افراد کو اس کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ اس کے تیل کی کثرت سے وزن بڑھ سکتا ہے۔ مونگ پھلی بلڈ پریشر کی کمی اور کمزوری کے شکار افراد کے لئے بھی بہت مفید ہوتی ہے۔

(بشکریہ خبریں سنڈے میگزین)

تبصرہ کتب

پس نوشت

اردو کی اہم خود نوشتوں کا جائزہ

نام کتاب: پس نوشت (اردو کی اہم خودنوشتوں کا جائزہ)
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی
ناشر: کاغذی پیرہن بیڈن روڈ لاہور
تعداد صفحات: 218
سن اشاعت: 2003ء

اپنے حالات و واقعات اور تجربات میں دوسرے لوگوں کو شریک کرنا غالباً یہی خودنوشت کا مقصد ہے۔ اس کی ادبی اہمیت بھی ہے اور تاریخی بھی۔ اس کا اسلوب ادبی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور اس کی معلومات تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔

اردو میں سوانح عمری لکھنے کا رواج تو قدیم سے ہے مگر خودنوشت حالات کا رواج تقریباً ایک صدی پرانا ہی ہے۔ ذرائع رسل و رسائل میں ترقی اور اخبارات و جرائد کی کثرت نے جہاں اردو کی دیگر اصناف میں ترقی دی وہاں اس صنف میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ معروف شخصیات کی سوانح عمری نے ہی اس صنف ادب کو رواج دیا ہے جس میں عوام الناس کی دلچسپی کی باتیں ہوں۔ بااثر اور معروف شخصیت کی اپنے ذات کے بارہ میں تحریر دوسروں کی توجہ کا باعث بنتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ اس کتاب کے مصنف اردو ادب میں اپنا نام رکھتے ہیں اور ادبی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ قبل ازیں ان کی متعدد کتب منظر عام پر آچکی ہیں جس میں تراجم، سفرنامہ، ناول اور دوسرے موضوعات شامل ہیں ان کے علاوہ سینکڑوں مضامین جماعتی رسائل کے علاوہ اوراق، ماہِ نو اور علامت جیسے ادبی رسائل میں چھپ چکے ہیں۔ کتاب زیر تبصرہ میں اردو زبان میں شائع ہونے والی اہم خودنوشتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان خودنوشتوں کا اسلوب بیان اور اہم موضوعات اور مقصد کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب میں چوٹی کی 75 خودنوشتوں کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں سرگزشت، زرگزشت، تحدیث نعمت، یادوں کی بارات، عبدالماجد دریا آبادی کی آپ بیتی، شہاب نامہ، سیلوٹ، ناقابل فراموش، آتش چنار، مرقاۃ الیقین، حیات قدسی، گفتنی ناگفتنی، آپ بیتی (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب) بھی شامل ہیں۔ ادب کے طالب علموں کے لئے خاص طور پر یہ کاوش قابل ستائش ہوگی۔ ایک ہی کتاب میں 75 سوانح عمریوں کا جائزہ ادبی حلقوں میں منفرد پذیرائی حاصل کرے گا۔ **(ایم۔ ایم۔ طاہر)**

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع و شہر کیلئے بھجوا رہا ہے۔
☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب مرحوم دارالصدر ربوہ لکھتی ہیں کہ 11 دسمبر 2003ء کو میرے نواسے فیصل احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام امۃ الحفیظ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا شمیم احمد صاحب وصاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ کی نواسی اور کیپٹن نواب محمود احمد خان صاحب ومکرمہ امۃ الشافی صاحبہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت یابی اور درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گھٹیالیاں مورخہ 22 دسمبر 2003ء بروز سوموار تقریباً 61 سال کی عمر میں چونڈہ میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ آپ حضرت چوہدری محمد علی صاحب پٹواری (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے، مکرم چوہدری شہباز خاں صاحب باجوہ (مرحوم) کے بیٹے اور سابق صدر چونڈہ وامیر حلقہ مکرم چوہدری مظفر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے بھائی تھے۔ پرجوش اور نڈر داعی الی اللہ تھے چونڈہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے اگلے روز احمدیہ قبرستان چونڈہ میں آپ کی تدفین ہوئی مکرم سعادت احمد صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مظفر احمد کاہلوں صاحب امیر حلقہ چونڈہ نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ، دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا منظور احمد باجوہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ ساہیوال لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ساہیوال کے ایک مخلص بزرگ اور فدائی کارکن مکرم رانا مبارک علی صاحب مورخہ 17 دسمبر 2003ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ آپ مقامی جماعت کی تمام سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیتے۔ شعبہ تحریک جدید، ضیافت اور جائیداد کے سیکرٹری تھے۔ 1984ء میں ساہیوال جماعت کی نئی بیت الذکر اور مربی ہاؤس مکرم رانا صاحب مرحوم کی رہائش گاہ کے بالکل قریب حسین آباد کالونی میں خود آپ کی نگرانی میں تعمیر کئے گئے۔ آپ مرکز سے تشریف لانے والے مہمانوں کی اپنے گھر میں ضیافت کرتے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی شام کو نماز عصر کے بعد خاکسار نے احمدیہ قبرستان میں پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم رانا منیر احمد صاحب ساہیوال میں مقیم ہیں اور نیشنل بینک کے مینیجر ہیں دوسرے بیٹے مکرم رانا منور احمد صاحب کراچی میں (Pizza Hutt) پیزا ہٹ کے جنرل مینیجر اوپریشن ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم رانا مبشر احمد صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ (اور مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب کے داماد ہیں) اللہ تعالیٰ محترم رانا صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو صبر جمیل اور مرحوم کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم سرفراز احمد خان صاحب ابن مکرم مبشر احمد خان صاحب گلشن جمال کراچی کا نکاح مکرمہ عائشہ ایوب صاحبہ بنت انجینئر محمد ایوب صاحب مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کے ہمراہ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر 19 دسمبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد امین چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد مونگ میں پڑھا۔ مکرم سرفراز احمد خان صاحب، مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مرحوم والٹن لاہور کا پوتا ہے اور عائشہ ایوب صاحبہ مکرم چوہدری محمد ایوب صاحب ابن چوہدری خوشی محمد کلا کی پوتی ہے۔ لڑکا اور لڑکی دونوں محمد اسلم ایس ڈی او دارالعلوم غربی صادق ربوہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب باجوہ سابق باڈی گارڈ دو ہفتوں سے ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اسلام آباد کمپلکس ہسپتال میں بیہوش ہیں سر اور دماغ میں شدید چوٹیں آئیں ہیں۔ معجزانہ شفا کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	29۔دسمبر	زوال آفتاب	12-10
سوموار	29/دسمبر	غروب آفتاب	5-15
منگل	30/دسمبر	طلوع فجر	5-39
منگل	30۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-06

صدر جنرل مشرف پر قاتلانہ حملے کی ناکام کوشش۔ صدر جنرل مشرف پر سول لائنیز راولپنڈی میں تیسرا قاتلانہ حملہ ہوا جس میں 15 افراد ہلاک اور 52 زخمی ہو گئے۔ دوپہر کے وقت صدر اسلام آباد سے اپنے گھر کیمپ آفس کی طرف واپس جا رہے تھے کہ دو کاروں میں دو خودکش حملہ آوروں نے دو مختلف مقامات پر صدر کے قافلہ پر اپنی کاریں ٹکرا دیں۔ یہ واقعہ ان دو پٹرول پمپوں پر ہوا جہاں دو گاڑیاں فیول لے رہی تھیں جب صدر کا موٹر کیڈ وہاں سے گزرا تو ایک گاڑی پہلے حملہ آور ہوئی اور جب دوسرا پٹرول پمپ آیا تو دوسری گاڑی دوسرے پٹرول پمپ سے حملہ آور ہوئی لیکن دونوں ہی حملے ناکام رہے۔ وزیر اطلاعات نے بتایا کہ حملے میں تین کاروں کو نقصان پہنچا، صدر کی گاڑی کی ونڈ سکرین بھی متاثر ہوئی۔ صدر مشرف نے حملے کے بعد ایک بیان میں کہا کہ میں خوفزدہ ہونے والا نہیں مشن جاری رہے گا۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ صدر جنرل مشرف پر قاتلانہ حملہ کی پاکستان بھر کی سرکاری، غیر سرکاری شخصیات اور اپوزیشن کے رہنماؤں نے شدید مذمت کی ہے۔ اسی طرح بھارت سمیت کئی ممالک نے بھی صدر مملکت پر اس حملہ کی مذمت کی۔

حکومت اور مجلس عمل کے درمیان ایل ایف او پر اتفاق۔ حکومت اور مجلس عمل کے درمیان ایل ایف او سے متعلقہ معاملات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے بعد ازاں معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ چودھری شجاعت حسین کی رہائش گاہ پر دستخطوں کی تقریب ہوئی جس میں وزیر اعظم جمالی نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ معاہدے پر چودھری شجاعت، ایس ایم ظفر، فضل الرحمان، لیاقت بلوچ اور حافظ حسین احمد نے دستخط کئے۔

2003ء میں صحافیوں کی ہلاکتیں۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹس کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جنگوں اور تنازعات میں سال 2003ء کے دوران 83 صحافی ہلاک ہوئے جبکہ صرف عراق میں 18 صحافی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ گمشدہ صحافیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ فلسطینی ہوٹل پر امریکی فوج کی بمباری میں 5 صحافی ہلاک ہوئے۔ مختلف تنازعات کی رپورٹنگ کے دوران حکومتیں ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ اس سال ہلاک ہونے والے صحافیوں کی تعداد گزشتہ سال سے زیادہ ہے۔

امریکہ کا قیدی صدام حسین۔ 44 برس تک سی آئی اے کی گود میں پلنے والا صدام آج اسی کا قیدی ہے۔ سی آئی اے نے پہلا رابطہ بعث پارٹی کے ابھرتے ہوئے کارکن سے 1959ء میں کیا۔ تربیت کے بعد ان سے جنرل قاسم پر قاتلانہ حملہ اور مخالفین کو چن چن کر مروایا۔ 1983ء میں صدام ایک مضبوط لیڈر تھا۔ رمزفیلڈ امریکی صدر ریگن کا محبت نامہ لے کر بغداد آئے۔ ایران عراق جنگ میں امریکہ نے صدام پر ممنوعہ اسلحہ اور ڈالر نچھاور کئے۔ صدام کو کویت پر حملہ کی ترغیب بھی امریکہ نے دی۔ اس کے بعد دوستی دشمنی میں بدل گئی۔ (روزنامہ دن 24/دسمبر 2003ء)

Colic Remedy
اپنڈکس، پیٹ، حیض، گردے اور پتہ کے درد
کے لئے بفضل خدا بے حد مفید، گھر پر ضرور رکھیں
قیمت-/10 روپے تھوک میں مزید رعایت
بھٹی ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ تا ۱ بجے شام ۴ تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ تا ۱ بجے شام ۲ تا ۷ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966